وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ

اور (اے رسول سچ تو یوں ہے کہ) ہم اگر اُن کے پاس فرشتے بھی نازل کرتے اور اُن سے مُردے بھی باتیں کرنے

الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

لگتے اور تمام (مخفی) چیزیں (جیسے جنت و نار وغیرہ) گروہ گروہ انکے سامنے لاکھڑے کرتے تو بھی یہ ایمان لانیوالے

لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

نہ تھے مگر جب اللہ چاہے لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔ اور (اے رسول جس طرح یہ کفار تمہارے

يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

دشمن ہیں) اسی طرح (گویا) ہم نے (خود آزمائش کے لئے) شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى

بنایا وہ لوگ ایک دوسرے کو فریب دینے کی غرض سے چکنی چپڑی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں

بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرنے پاتے۔ تو انکو اور ان کی افترا پردازیوں

مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى

کو چھوڑ دو۔ اور (یہ سرگوشیاں اس لیئے تھیں) تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے

اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ

ان کے دل ان (کی شرارت) کی طرف مائل ہو جائیں اور انہیں پسند کریں اور تاکہ جو جو

لِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ

افترا پردازیاں یہ لوگ خود کرتے ہیں وہ بھی کرنے لگیں۔ کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں خدا کو چھوڑ

اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ

کر کسی اور کو ثالث تلاش کروں حالانکہ وہ وہی خدا ہے جس نے تمہارے پاس واضح کتاب نازل

مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ

کی اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ یہ (قرآن بھی) تمہارے

مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾

پروردگار کی طرف سے برحق نازل کیا گیا ہے تو تم (کبھی) شک کرنیوالوں میں سے ہو جانا اور

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ

سچائی اور انصاف میں تو تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی۔ کوئی اس کی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ

وہی بڑا سننے والا اور واقف کار ہے۔ اور (اے رسول) دنیا میں تو بہتیرے

مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ

لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے کہنے پر چلو تو تم کو خدا کی راہ سے بہکا دیں یہ لوگ تو صرف اپنے

يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾

خیالات کی پیروی کرتے ہیں اور یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں۔ (تم کیا جانو) جو لوگ اس کی راہ

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ

سے بہکے ہوئے ہیں انکو (کچھ) خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اور وہ تو ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی

اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

خوب واقف ہے۔ تو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو جس ذبیحہ پر (بوقت ذبح) خدا کا نام

اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا

لیا گیا ہو اسی [1] کو کھاؤ۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو اس میں سے

ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

نہیں کھاتے ہو حالانکہ جو چیزیں اس نے تم پر حرام کر دی ہیں وہ تم سے تفصیلاً بیان کر دی

اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ

ہیں مگر (ہاں) جب تم مجبور ہو تو البتہ (حرام بھی کھا سکتے ہو) اور بہتیرے تو (خواہ مخواہ) اپنی نفسانی

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١١٩﴾

خواہشوں سے بے سمجھے بوجھے (لوگوں کو) بہکا دیتے ہیں اور تمہارا پروردگار تو حق سے تجاوز

[1] کفار مکہ مردار کھاتے اور جب انہیں کوئی اس ناشائستہ حرکت پر کچھ کہتا تو وہ الٹے مسلمانوں پر ہی اعتراض کرتے کہ واہ تم لوگ جسے مار ڈالتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو خدا نے مارا ہے اسے نہیں کھاتے اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دے دیا ہے اگرچہ اس آیت میں خدا نے وجہ نہیں بیان کی کیونکہ خدا کا حکم ہی کافی ہے مگر بعض مصلحت تو بالکل واضح ہے کہ خدا کا نام لے کر ذبح کرنے سے شرک کی جڑ کٹتی ہے اس کے علاوہ مردہ جانور کھانے سے طبی قاعدہ کے موافق بہت سے نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

مردہ جانور نہ کھاؤ

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

کرنے والوں سے خوب واقف ہے (اے لوگو) ظاہری اور باطنی گناہ (دونوں) کو بالکل چھوڑ دو۔ جو لوگ

يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

گناہ کرتے ہیں انہیں اپنے اعمال کا عنقریب ہی بدلہ دیا جائے گا۔ اور جس (ذبیحہ) پر خدا کا

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ

نام نہ لیا گیا ہو اس میں سے مت کھاؤ (کیونکہ) یہ بیشک بدچلنی ہے اور شیاطین تو اپنے ہوا خواہوں

لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ

کے دل میں وسوسہ ڈالا ہی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے (بیکار بیکار) جھگڑے کیا کریں اور اگر (کہیں)

لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

تم نے ان کا کہنا مان لیا تو (سمجھ رکھو کہ) بے شبہ تم بھی مشرک ہو۔ کیا جو شخص (پہلے) مردہ تھا

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ

پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لیے ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں

بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ

(بے تکلف) چلتا پھرتا ہے اس شخص کا سا ہو سکتا ہے جس کی یہ حالت ہے کہ (ہر طرف سے) اندھیروں میں

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ

(پھنسا ہوا ہے کہ) وہاں سے کسی طرح نکل نہیں سکتا (جس طرح مومنوں کے واسطے ایمان آراستہ کیا گیا ہے) اسی طرح

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا

کافروں کے واسطے انکے اعمال (بد) آراستہ کر دیئے گئے ہیں (کہ بھلا ہی بھلا نظر آتا ہے اور جس طرح مکہ میں ہے اسی طرح

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَ

ہم نے ہر بستی میں اسکے قصوروں کو سردار بنایا تاکہ ان میں مکاری کیا کریں اور وہ لوگ جو کچھ بھی مکاری

مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا

کرتے ہیں اپنے ہی حق میں (برا) کرتے ہیں اور سمجھتے (مگر) نہیں۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی

لہ ایک دفعہ ابوجہل نے حضرت رسول کے ساتھ بے ادبی کی اور حضرت امیر حمزہ شکار پر تھے جب واپس آئے اور خبر معلوم ہوئی تو غصہ میں ابوجہل کے سر پر ایک کمان ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا اور حضرت حمزہ اسی وقت ایمان لائے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو گویا نورانی زندہ حضرت حمزہ ہیں اور تاریکی میں گرفتار ابوجہل۔ اور بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت عمار و ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی بہرحال اگرچہ شان نزول اسکی خاص موقع کے لئے ہے مگر عام مومنین و کفار اس کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۴۰۰

حضرت حمزہ کے ایمان لانے کا واقعہ

لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ

(نبی کی تصدیق کے لیے آتی ہے تو کہتے ہیں جبتک ہم کو خود ویسی چیز (وحی وغیرہ) نہ دی جائے گی جو پیغمبران خدا کو

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ

دی گئی ہے اس وقت تک تو ہم ایمان نہ لائیں گے اور خدا جہاں (جس دل میں) اپنی پیغمبری قرار دیتا ہے اسکی قابلیت

اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا

(وصلاحیت) کو خوب جانتا ہے۔ جو لوگ (اس جرم کے) مجرم ہیں انکو عنقریب ان کی مکاری کی سزا میں خدا کے

كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝١٢٤ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ

یہاں بڑی ذلت اور سخت عذاب ہوگا۔ تو خدا جس شخص کو راہ راست دکھلانا چاہتا ہے اس کے سینے کو

يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ

اسلام (کی ولیت) کے واسطے (صاف اور) کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کو گمراہی کی حالت میں چھوڑنا چاہتا ہے

يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي

اس کے سینہ کو تنگ دشوار گزار[1] کر دیتا ہے گویا (قبول ایمان) اس کے لیے آسمان پر چڑھنا ہے جو

السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

لوگ ایمان نہیں لاتے خدا ان پر برائی کو اسی طرح مسلط کر دیتا ہے۔ اور (اے رسول) یہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢٥ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ

(اسلام) تمہارے پروردگار کا (بنایا ہوا) سیدھا راستہ ہے۔ عبرت حاصل کرنے والوں کے واسطے ہم نے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٦ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ

اپنے آیات تفصیلاً بیان کر دیئے ہیں۔ ان کے واسطے انکے پروردگار کے یہاں امن اور چین کا گھر

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢٧ وَ

(بہشت) ہے۔ اور دنیا میں جو کارگزاریاں انہوں نے کی تھیں انکے عوض خدا انکا سرپرست ہوگا اور

يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

(اے رسول وہ دن یاد دلاؤ) جس دن خدا سب لوگوں کو جمع کریگا (اور شیاطین سے فرمائے گا) اے گروہ

[1] جب یہ آیت نازل ہوئی اور بعض اصحاب نے اس کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا جو ایمان لاتا ہے خدا اس کے دل کو روشن و منور کر دیتا ہے اور کفار کے دل تاریک اور دھندلے رہتے ہیں۔ کسی نے پوچھا اس کی پہچان کیا ہے؟ فرمایا ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا، فریب و غرور کے گھر سے کنارہ کش رہنا اور مرنے پر ہر وقت مستعد رہنا نورانی قلب کی نشانی ہے۔ ۱۲

نورانی قلب کی شناخت

مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

جنات تم نے تو بہتیرے آدمیوں کو بہکا بہکا کر اپنی جماعت بڑی کر لی اور آدمیوں سے جو لوگ (ان شیاطین کے دنیا میں)

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ

دوست تھے کہیں گے اے ہمارے پالنے والے (دنیا میں) ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا اور (اپنے کیے

لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا

کی سزا پانے کو) جو وقت تو نے ہمارے لیے معین کیا تھا اب ہم اپنے اس وقت (قیامت) میں پہنچ گئے خدا

شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۱۲۸ وَكَذٰلِكَ

(اس کے جواب میں) فرمائے گا تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس میں ہمیشہ رہو گے مگر جسے خدا چاہے (نجات دے)

نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۲۹ ع

بیشک تیرا پروردگار حکمت والا واقفکار ہے اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا انکے کرتوتوں کی بدولت سرپرست بنا دینگے

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

(پھر ہم پوچھیں گے) کہ کیوں اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس تمہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو تم سے ہماری آیتیں بیان

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ

کریں اور تمہیں تمہارے اس روز (قیامت) کے پیش آنے سے ڈرائیں وہ سب عرض کریں گے (بیشک آئے تھے) ہم خود

هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

اپنے اوپر آپ (اپنے خلاف) گواہی دیتے ہیں (واقعی) انکو دنیا کی (چند روزہ) زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال

الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۱۳۰

رکھا اور ان لوگوں نے اپنے خلاف آپ گواہی دی کہ بیشک سب کے سب کافر تھے۔ اور یہ (پیغمبروں کا بھیجنا

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ

صرف) اس وجہ سے ہے کہ تمہارا پروردگار کبھی بستیوں کو ظلم زبردستی سے وہاں کے باشندوں کو غفلت

اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝۱۳۱ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ

کی حالت میں ہلاک نہیں کرتا۔ اور جس نے جیسا (بھلا یا برا) کیا ہے اسی کے موافق ہر ایک کے درجات ہیں

ع ۱۵ ۸ ۲

لہ آدمی میں اگرچہ ہر اچھی بری صفت کا مادہ ہے مگر پھر بھی ہر نیکی و شرارت سے خالی پیدا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے جب خدا نے انبیاء کو نیکی کی طرف مائل کرنے کو بھیجا تو شیطان کو بدی کی طرف مائل کرنے کو تاکہ دونوں پلے برابر رہیں اور خدا پر کوئی الزام نہ آئے اور پھر اچھا برا بتا کر ہر کام کا بھی اختیار بھی دے دیا اب جن لوگوں نے شیطان کی تابعداری کی انہی اور شیطانوں کی بری قسمت

خدا زبردست توبیخ کرے گا تو شیطان یہ کہہ کر الگ ہو جائے گا کہ ہم نے تو کچھ ان پر زبردستی نہیں کی تھی مگر حضرت انسان سے کچھ بن نہ پڑے گا اور کہیں گے کہ واقعی شیاطین نے ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان کی جماعت بڑھی۔ ہم ان کے گویا غلام بنے رہے اور ہم نے یہ فائدہ اٹھایا کہ خواہش نفسانی اور دنیا کی لذتوں کی راہیں سیکھیں غرض اسی قسم کے سوال و جواب کے بعد خدا سب کو جہنم میں جھونک دیگا۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

شیطان کے پیدا کرنے کی مصلحت

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٢﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ

اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں۔ اور تمہارا پروردگار بے پرواہ

ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ

رحم والا ہے۔ اگر چاہے تو تم سب کو سب کو (دنیا سے اڑا) لے جائے اور تمہارے بعد

بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ

جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے جس طرح آخر تمہیں دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا

آخَرِينَ ﴿١٣٣﴾ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۙ وَمَا أَنْتُمْ

کیا بیشک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور (ایک نہ ایک دن) آنے والی ہے اور تم اس کے لانے میں خدا

بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ

کو عاجز نہیں کر سکتے۔ (اے رسول) تم انسے کہو اے میری قوم تم بجائے خود جو چاہو کرو میں (بھی بجائے خود عمل کر رہا

إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ

ہوں۔ پھر (عنقریب تمہیں) معلوم ہو جائے گا کہ دارِ آخرت (بہشت) کس کے لئے ہے (تمہارے لئے

عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا

یا ہمارے لیے) اور ظالم لوگ تو ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔ اور یہ لوگ خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی

لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا

اور چوپایوں میں سے حصہ قرار دیتے ہیں اور اپنے خیال کے موافق کہتے ہیں کہ یہ تو خدا کا (حصہ) ہے

هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ

اور یہ ہمارے شریکوں کا (یعنی جن کو ہم نے خدا کا شریک بنایا) پھر جو خاص ان کے شریکوں

لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ

کا ہے وہ تو خدا تک نہیں پہنچنے کا اور جو حصہ خدا کا ہے وہ انکے شریکوں تک پہنچ

يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾

جائے گا یہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔ اور اسی طرح بہتیرے مشرکوں کو

منزل ۲

مشرکین عرب کی حرکتیں

۱۳۶ عرب کے مشرکین زکوٰۃ کے عوض جو حصہ خیرات کے واسطے نکالتے تو اپنے کھیتوں میں خط کھینچ کر خدا کا اور اپنے بتوں کا حصہ الگ الگ کر دیتے۔ اسی طرح چوپایوں میں بھی۔ لیکن اگر بعد کو معلوم ہوتا کہ خدا کے حصہ کا جانور مثلاً موٹا تازہ ہو گیا تو اس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے لیکن بتوں کی نیاز کی اچھی چیز کو خدا کی طرف نہ بدلتے اور خدا کے حصہ سے مہمانوں ممتاجوں کو کھلاتے اور بتوں کے حصے خاص بت خانے کے پجاریوں کے ہوتے اور اگر اتفاقاً خدا کی نیاز کی چیز بتوں کے حصہ میں جا پڑتی تو اسے نہ اٹھاتے اور بتوں کی چیز اگر خدا کے حصہ میں جا پڑتی تو اسے فوراً اٹھا لیتے ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیتیں نازل کی ہیں۔ ۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ

اِن کے شریکوں نے اپنے بچوں کے مار ڈالنے [١٤٠] کو اچھا کر دکھایا ہے تاکہ انہیں

شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَ

(ابدی) ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے سچے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں۔ اور اگر

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾

خدا چاہتا تو یہ لوگ (ایسا کام) نہ کرتے۔ تو تم (اے رسول) انکو اور انکی افترا پردازیوں کو

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ

(خدا پر) چھوڑ دو۔ اور (یہ لوگ اپنے خیال کے موافق) کہنے لگے کہ یہ چوپائے اور یہ کھیتی اچھوتی ہے

نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ

ان کو سوا اس کے جسے ہم چاہیں کوئی نہیں کھا سکتا اور (ان کا یہ بھی خیال ہے) کہ کچھ چارپائے ایسے

لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ

ہیں جن کی پیٹھ پر (سواری یا لادنا) حرام کیا گیا اور کچھ چارپائے ایسے ہیں جن پر (بوقتِ ذبح) خدا کا نام تک نہیں

بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ

لیتے (اور پھر یہ ڈھکوسلے خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں) یہ سب خدا پر افترا اور بہتان ہے خدا انکے افترا پردازیوں کی بہت جلد

الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ

سزا دیگا۔ اور کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ (وقت ذبح) ان جانوروں کے پیٹ میں [١٤١] ہے (جنہیں ہم نے بتوں کے نام

اِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ

پر چھوڑا) اور زندہ پیدا ہوا تو (صرف) ہمارے مردوں کے لیئے حلال ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مرا ہوا ہو تو

اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ

سب کے سب اسمیں شریک ہیں خدا عنقریب انکی بات بنانے کی سزا دیگا بیشک وہ حکمت والا بڑا واقفکار ہے۔ بیشک

سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى

جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے سمجھے بوجھے بے وقوفی سے مار ڈالا اور جو روزی خدا نے انہیں

[١٤٠] عرب کے ایام جاہلیت کے بُرے عادات و اطوار کی تو کوئی حد نہیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی تھا کہ ان میں سے کسی کے یہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تو لوگ اُس کی ملامت کرتے تھے اور وُہ ننگ و عار کے مارے اسے مار ڈالتا تھا، یا زندہ درگور کر دیتا، یا پجاریوں کے بہکانے سے بُتوں کے آگے بھینٹ چڑھا دیتا اور اپنے خیال میں اسے بہت اچھا کام سمجھتا۔ ١٢

[١٤١] خلاصہ یہ ہے کہ نیاز کے جانور اُن لوگوں نے تین قسم کے ٹھہرا رکھے تھے ایک تو وُہ جسے کوئی نہ کھاتا دوسرے وُہ کہ جس کی پیٹھ پر نہ سواری کرتے نہ بوجھ لادتے، تیسرے وُہ جو بُتوں کے آگے بھینٹ چڑھاتے اور خدا کا نام تک نہ لیتے اور طرفہ یہ کہ ان سب حرکتوں کو خدا ہی کی طرف منسوب کرتے۔ ١٢

[١٤٢] بُتوں کی نیاز کے جانوروں کو اگر کہیں بچہ ہوتا تو صرف مرد ہی اس کے مستحق سمجھے جاتے۔ عورتیں محروم۔ کیونکہ بُت خانوں اور شوالوں کی خدمت مرد ہی کیا کرتے اور یہ گویا اُس کی اُجرت تھی۔ ١٢

اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

دی تھی اسے خدا پر افترا بہتان باندھ باندھ کے اپنے اُوپر حرام کر ڈالا اور وُہ سخت گھاٹے میں ہیں یہ یقیناً راہِ حق سے بھٹک

اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ

گئے اور ہدایت پانیوالے تھے بھی نہیں اور وُہ تو وُہی خدا ہے جس نے بہتیرے باغ پیدا کیے جن میں مختلف اقسام کے درخت

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

ہیں کچھ تو انگور کی طرح ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور کچھ بے چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جسکے پھل مزے

مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ

میں مختلف قسموں کے ہیں اور زیتون اور انار (بعض تو صورت رنگ مزے میں) ملتے جلتے اور (بعض) بے میل (لوگو جب

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۠ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا

یہ چیزیں پھلیں تو انکا پھل کھاؤ اور ان چیزوں کے کاٹنے کے دن خدا کا حق (زکوٰۃ) دے دو اور خبردار فضول خرچی نہ

يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ ۙ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ

کرو کیونکہ وُہ (خدا) فضول خرچوں سے ہرگز الفت نہیں رکھتا۔ اور چارپایوں میں سے کچھ تو بوجھ اٹھانیوالے

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ

(بڑے بڑے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے چھوٹے) پیدا کیے خدا نے جو تمہیں روزی دی ہے اس میں سے کھاؤ

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ۙ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ

اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (کیونکہ) وُہ تو یقیناً تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ (خدا نے نر و مادہ ملا کر) آٹھ (قسم کے)

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

جوڑے پیدا کیے ہیں بھیڑ سے (نر و مادہ) دو اور بکری سے (نر و مادہ) دو۔ (اے رسولؐ ان کافروں سے) پوچھو تو

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کہ خدا نے (ان دونوں بھیڑ بکری کے) دونوں نروں کو حرام کر دیا ہے یا دونوں مادینکو یا اس بچہ کو جو ان دونوں مادیوں کے

الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

پیٹ اندر لیے ہوئے ہیں اگر تم سچے ہو تو ذرا سمجھ کے مجھے بتاؤ اور اُونٹ کے

لہ اس سے زکوٰۃ واجبی مقصود نہیں ہے بلکہ حق صدقہ کیونکہ زکوٰۃ مدینہ میں واجب ہوئی ہے۔ اور یہ آیت مکی ہے۔ غرض مطلب یہ ہے کہ کاٹنے کے دن غریبوں محتاجوں کو بھی اس میں سے کچھ دیدو۔ ۱۲

لہ ثابت بن قیس نے ایک سال پانچ سو درخت خرما کے میوے خدا کی راہ میں دے دیئے اور اپنے عیال کے واسطے کچھ نہ چھوڑا اور تنگدست اور محتاج بن بیٹھا اسی پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

لہ ازواج کے معنی یا تو اقسام کے ہیں پھر کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ یا جوڑے کے اصلی معنی مراد ہوں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح بکری اپنے نر کا جوڑا ہے اسی طرح بکر اپنی مادہ کا جوڑا ہے پس ایک کی یا بکرا کو بھی جوڑا کہہ سکتے ہیں یا دو جوڑے سے مقصود یہ ہو کہ ایک جنگلی ایک شہری۔ ۱۲

لہ تصریح دعوے کی خواہش کس وجہ سے کی گئی ہے کہ جھوٹے پاؤں نہیں ہوتے جب ان سے پوچھا جائے گا تو خواہ مخواہ لڑ کھڑا جائیں گے اور کچھ کا کچھ کہنے لگیں گے۔ اس کے علاوہ جب چند اشخاص سے پوچھا جائے گا تو۔ دروغ گو را حافظہ نباشد کوئی کچھ کہے گا کوئی کچھ۔ اور اختلاف میں ہمارا مطلب حاصل۔ ۱۲-۱۲

اپنی حیثیت سے زیادہ خیرات اچھی نہیں

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

(نر و مادہ) دو اور گائے کے (نر و مادہ) دو۔ (اے رسولؐ) تم ان سے پوچھو کہ خدا نے ان دونوں (اونٹ گائے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کے) نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا اس بچہ کو جو دونوں مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ

ہیں کیا جس وقت خدا نے تم کو اس کا حکم دیا تھا تم اس وقت موجود تھے؟ پھر جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ

اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے۔ خدا ہرگز

النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ع ۝۱۴۴

ظالم قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ میں تو جو

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ

(قرآن) میرے پاس وحی کے طور پر آیا ہے اس میں کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے

اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ

حرام نہیں پاتا جبکہ لہ وہ مُردہ یا بہتا ہوا خون یا سؤر کا گوشت ہو تو بیشک یہ چیزیں ناپاک (اور حرام)

فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

ہیں یا وہ جانور جو نافرمانی (کا باعث) ہو کہ (وقت ذبح) خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ پھر جو شخص (بہ

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۴۵ وَعَلَى

طرح) بے بس ہو جائے اور نافرمان و سرکش نہ ہو (اور) اس حالت میں کھائے) تو البتہ تمہارا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ

یہودیوں پر تمام ناخن دار جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری دونوں کی چربیاں بھی

وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ

ان پر حرام کر دی تھیں مگر جو چربی ان دونوں کی پیٹھ یا آنتوں پر

لہ حرمت کا انحصار خاص ان چیزوں میں یا تو اس وجہ سے ہے کہ ان چیزوں کی حرمت شدہ اور ان کے استعمال میں زیادہ گناہ ہے یا اس وجہ سے ہے کہ یہاں خدا نے صرف چار پاؤں میں سے جو چیزیں حرام ہیں ان کو ذکر کر دیا باقی حرام چیزیں دوسری جگہ مذکور ہیں کیونکہ یہ سورہ بھی تو سورہ انعام ہے۔

لہ جیسے شتر مرغ، بط، مرغابی وغیرہ پرندوں سے۔ اونٹ گھوڑا گدھا وغیرہ چوپایوں سے۔ ۱۲

ظُهُورُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

لگی ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو (وہ حلال تھی) یہ ہم نے ان کی سرکشی کی سزا دی تھی اور اس میں تو شک

بِبَغْيِهِمْ ۫ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ

ہی نہیں کہ ہم ضرور سچے ہیں۔ (اے رسولؐ) پس اگر وہ تمھیں جھٹلائیں تو تم (جواب میں) کہو کہ

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

(اگرچہ) تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے مگر اس کا عذاب گناہگاروں سے ٹلتا بھی نہیں عنقریب

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ

مشرکین کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم لوگ شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ

اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

ہم کوئی چیز (اپنے اوپر) حرام کرتے ہیں اسی طرح باتیں بنا بنا کے جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں (پیغمبروں کو)

مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ

جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہمارے عذاب (کے مزے) کو چکھا (اے رسولؐ) تم کہو کہ کیا تمہارے پاس

فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

کوئی دلیل ہے (اگر ہے) تو ہمارے (دکھانے کے) واسطے اس کو نکالو (دلیل تو کیا پیش کرو گے) تم لوگ تو صرف اپنے

تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ

خیال خام کی پیروی کرتے ہو اور صرف اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ (اب) تمہارے پاس کوئی دلیل

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ

نہیں) خدا تک پہنچانے والی دلیل خدا ہی کے لئے خاص ہے پھر اگر وہی چاہتا[1] تو تم سب کی ہدایت کرتا (اے رسولؐ)

اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَ

تم کہدو کہ (اچھا) اپنے گواہوں کو حاضر کرو جو یہ گواہی دیں کہ (یہ چیزیں جنہیں تم حرام بتاتے ہو) خدا ہی نے حرام کر دی ہیں

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ

پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تو (اے رسولؐ) کہیں تم انکے ساتھ گواہی نہ دینا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا،

[1] کفار مکہ جب مسلمانوں سے مباحثہ مناظرہ میں ہر طرح عاجز آتے تو مشیت خدا کی بحث نکال کھڑی کرتے۔ اور کہتے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم گمراہ ہوتے نہ ہمارے باپ دادا۔ غلط ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ مرضی اور مشیت میں فرق نہیں کرتے تھے۔ اس فرق کو خدا نے صاف لفظوں میں بیان کر دیا اور اس آیت میں اچھی طرح سمجھا دیا کہ خدا کی مرضی تو وہی ہے جو اپنے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں کے ذریعہ اوامر و نواہی کی صورت میں ظاہر کر دیا کہ یہ بری بات ہے اور یہ اچھی ہے۔ اور جو جیسا کریگا ویسا پائے گا۔ اور مشیت کے معنی ارادہ کے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اگر خدا یہ ارادہ کرتا کہ سب کے سب راہ راست پر آجائیں تو ضرور آجاتے مگر خدا نے یہ چاہا ہی نہیں بلکہ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہر شخص اپنے ارادہ و اختیار سے اچھی یا بری راہ اختیار کرے اور جزا یا سزا پائے۔ غرض بندوں کے افعال سے اس کی مشیت متعلق نہیں ہوئی، بلکہ خود بندوں کی مشیت متعلق ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

مرضی اور مشیت میں فرق

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾ قُلْ

اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور دوسروں کو اپنے پروردگار کا ہمسر بناتے ہیں انکی نفسانی خواہشوں پر نہ چلنا، اے

تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا

رسول تم ان سے کہو کہ (بے بس) آؤ جو چیزیں خدا نے تم پر حرام کی ہیں وہ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا کا

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ

شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالنا (کیونکہ) ان کو

نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

اور (خواہ) تم کو رزق دینے والے تو ہم ہیں اور بدکاریوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا

کسی جان والے کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کیا ہے نہ مار ڈالنا مگر (کسی) حق کے عوض میں

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَا

یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو۔ اور یتیم کے مال کے

تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

قریب بھی نہ جاؤ لیکن اس طریقہ پر کہ (اسکے حق میں) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی

اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ

کی حد کو پہنچ جائے۔ اور انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پوری کیا کرو۔ ہم کسی شخص کو اسکی طاقت

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا

سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے۔ اور (چاہے کچھ ہو مگر) جب بات کہو تو انصاف سے۔ اگرچہ وہ (جس کے

قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

تم خلاف کہو) تمہارا عزیز ہی (کیوں نہ) ہو۔ اور خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے

تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ

تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو اور یہ (بھی سمجھ لو) کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے تو

ع ۱۸ ۶ ۵

لہ ایک حدیث میں ہے کہ ظاہر سے مقصود باپ کی عورت سے نکاح کرنا ہے اور پوشیدہ سے زنا۔ ۱۲ لہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض اصحاب نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ تولنے میں ایک بال کا بھی فرق نہ ہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لا تکلف نفسا الا وسعہا۔ اور اسی وجہ سے شریعت نے یہ بتا دیا ہے کہ عزیز یہ قصد کرے کہ میں دام زیادہ دوں اور چیز کم لوں اور بیچنے والا یہ قصد کرے کہ میں دام کم کروں اور چیز زیادہ دوں۔ کیونکہ فریقین جب یہ قصد کریں گے تو ہرگز کسی کو کم نہ پڑے گا مگر اب وہ زمانہ ہے کہ اس کا الٹا ہوتا ہے۔ ۱۲ لہ کیونکہ بے انصافی کی زبان سے گونگی زبان بہتر ہے ؎

زباں بریدہ بہ گوشہ بہ کہ نشنیدہ بگوشہ ہم بکم
بہ از کسی کہ نباشد زبانش اندر حکم

لہ خدا کا سیدھا راستہ تو وہی ہے جس کو اس نے اپنے پیارے اور سچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی تمام خلائق کو بتا دیا کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض میں تم لوگوں میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم ان کا دامن تھامے رہو گے۔ تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک قرآن دوسرے اہلبیتؑ یہاں تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں اب ہر شخص بجائے خود انصاف سے دیکھے اور غور کرے کہ وہ قرآن اور اہل بیتؑ کے اقوال، اعمال، افعال پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے، تو ہرگز گمراہ نہیں ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔ ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ

اسی پر چلے جاؤ اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو خدا کے راستہ سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گے یہ وہ

وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ پھر ہم نے جو نیکی کرے اس پر اپنی نعمت

تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً

پوری کرنیکے واسطے موسیٰؑ کو کتاب (توریت) عطا فرمائی اور اس میں ہر چیز کی تفصیل (بیان کر دی تھی اور

لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٤﴾ وَهَٰذَا كِتَابٌ

(لوگوں کے لئے از سر تا پا) ہدایت و رحمت ہے تاکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کریں

أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٥٥﴾

اور یہ کتاب (قرآن) جس کو ہم نے (اب) نازل کیا ہے برکت والی کتاب ہے تو تم لوگ اسی کی پیروی کرو اور (خدا سے)

أَن تَقُولُوا إِنَّمَا أُنزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِن

ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (اور اے مشرکین یہ کتاب ہم نے اسلئے نازل کی کہ تم کہیں) یہ کہہ بیٹھو کہ ہم سے

قَبْلِنَا وَإِن كُنَّا عَن دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ﴿١٥٦﴾ أَوْ تَقُولُوا

پہلے کتاب خدا تو بس صرف دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر نازل ہوئی تھی اگرچہ ہم تو ان کے پڑھنے

لَوْ أَنَّا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ

(پڑھانے) سے بے خبر تھے یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب (خدا) نازل ہوتی تو ہم ان لوگوں سے کہیں

جَاءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ

بڑھ کر راہ راست پر ہوتے تو (دیکھو) اب تو یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک

أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي

روشن دلیل (کتاب خدا) اور ہدایت اور رحمت آچکی تو جو شخص خدا کی آیات کو جھٹلائے اور

الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا

اس سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو لوگ ہماری[1] آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں

[1] بعض تفاسیر میں آیات سے مراد حکم اور بعض میں عذاب لیا گیا ہے اور ان میں بھی اگرچہ کوئی عمرانی نہیں مگر ظاہر کے خلاف ہے تب مقصود آیات سے شاید قریب قیامت دابۃ الارض یا آفتاب کا پچھم سے نکلنا ہو چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ دابۃ الارض کوہ صفا کے نزدیک سے نکلے گا، اور اسکے پاس حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی، حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا اور انگوٹھی سے مومنوں کے چہرے پر نشان کرے گا تو اس کا چہرہ نورانی ہو جائے گا اور یہ لکھا نظر آئے گا کہ یہ مومن ہے۔ اور کفار کے چہروں پر عصا سے نشان کریگا تو اسکے چہرے پر لکھا جائیگا کہ یہ کافر ہے اس وقت مومنوں کی خوشی اور کفار کے صدمے کی کوئی حد نہ ہوگی اور یہ علامت آفتاب کے مغرب سے نکلنے کے بعد ظاہر ہوگی جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا اور اس وقت ایمان لانا کچھ مفید نہ ہوگا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

قرب قیامت کا سال

كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ

ہم ان کے منہ پھیرنے کے بدلہ میں عنقریب ہی بُرے عذاب کی سزا دیں گے۔ (اے رسولؐ) کیا یہ لوگ صرف

الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ

اسکے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار خود (تمہارے پاس) آئے یا تمہارے پروردگار کی

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا

کچھ نشانیاں آجائیں (آخر کیونکر سمجھایا جائے) حالانکہ جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو

لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا

جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اپنے مومن ہونے کی حالت میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہوگا تو اب

خَيْرًا ۗ قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اسکا ایمان لانا اس کو کچھ بھی مفید نہ ہوگا (اے رسولؐ) تم انسے کہدو کہ (اچھا یہی سہی) تم (بھی) انتظار کرو ہم بھی یقیناً

فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ

انتظار کرتے ہیں۔ بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فریق بن[1] گئے تمھیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔

إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا

انکا معاملہ تو صرف خدا کے حوالے ہے پھر جو کچھ وہ (دُنیا میں نیک و بد) کیا کرتے تھے وُہ انہیں بتا دے گا۔

يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ

(اس کی رحمت تو دیکھو) جو شخص[2] نیکی کرے گا تو اس کو اس کا دس گنا ثواب عطا ہوگا۔ اور جو شخص بدی کرے گا

وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ

تو اس کی سزا اس کو بس اتنی ہی دی جائے گی اور وُہ لوگ (کسی طرح) ستائے نہ جائیں گے۔ (اے رسولؐ)

لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ

تم ان سے کہو کہ مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھی راہ یعنی ایک مضبوط دین ابراہیمؑ کے مذہب کی

مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا

ہدایت فرمائی ہے جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے۔

[1] جب ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی اُمت کے اکہتر فرقے تھے ان میں سے ایک ناجی باقی ناری۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی اُمت کے بہتر فرقے تھے ان میں سے ایک ناجی باقی ناری اور ہماری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے ایک ناجی باقی ناری۔ اور ناجی فرقے کی پہچان یہی بتادی کہ قرآن و اہلبیت کی پیروی کا حکم دیدیا۔ ۱۲

[2] ایک حدیث میں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا انا حبنا اهل البيت والسنة بفضلنا من جاء بها اكبه الله على وجهه في النار۔ ہم اہلبیتؑ کی محبت نیکی ہے اور ہماری دشمنی بدی ہے جو شخص ہم سے دشمنی رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں جھونک دیگا۔ ۱۲

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ

(اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہدو کہ میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا سب

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ

خدا ہی کے لیئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں

لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ

اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہوں (اے رسولؐ) تم پوچھو

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا

تو کہ کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے۔ اور جو

تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

شخص کوئی برا کام کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ

وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

نہیں اٹھائے گا۔ پھر تم سب اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹ کر جانا ہے۔ تب تو تم لوگ

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ

جن باتوں میں باہم جھگڑتے تھے وہ (سب) تمہیں بتادیگا۔ اور وہی تو وہ خدا ہے جس نے تمہیں

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

زمین میں (اپنا) نائب بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے تاکہ

دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

جو (نعمت) تمہیں دی ہے اسی میں تمہارا امتحان کرے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا

سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾ ع

پروردگار بہت جلد عذاب کرنیوالا ہے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

اٰیاتہا ۲۰۶ | سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ (۳۹) | رکوعاتہا ۲۴

سورۃ اعراف[1] آیہ واسئلہم کے سوا مکہ میں نازل ہوا اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس[2] رکوع ہیں۔

[1] اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور چونکہ اس سورہ میں اس کا واقعہ بھی مذکور ہے اس وجہ سے اعراف نام رکھا گیا ہے اس سورہ میں بھی خدا نے اخلاقی تمدنی بہت سی باتیں تعلیم فرمائی ہیں۔ میں چند کو ذکر کرتا ہوں۔ ۱۔ قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، اور اس کی متابعت کا حکم۔ ۲ میثاق کیا ہے؟ حضرت آدمؑ کا قصہ اسکے اخلاقی نتائج، بنی آدم کی نصیحت، فضول خرچی کی ممانعت قیامت پل بھر آگے پیچھے نہ ہوگی۔ کفار کی اخیر حالت، خدائی تکلیف قوت سے باہر نہیں ہوتی، اہل بہشت کی شکر گزاری، اعراف کا ذکر، جہنمی لوگوں کی تمنا، دعا کا حکم حضرت نوح کا قصہ اور اس کے فوائد۔ حضرت ہودؑ کا قصہ اور اس کے نتائج۔ حضرت صالحؑ کا قصہ اور اسکے اغراض۔ حضرت لوطؑ کا قصہ اغلام کی مذمت۔ حضرت شعیبؑ کا قصہ ناپ تول میں کمی کی ممانعت، رہزنی کی مناہی قصہ شعیبؑ کے اخلاقی نتیجے، حضرت موسیٰؑ کا قصہ اور اس کے اخلاقی نتیجے۔ حضرت ہارونؑ کی خلافت، عدم رویت خدا، خدا کا تکلم، سامری کا قصہ، حضرت رسولؐ کی مدح و ثنا۔ ازل میں حضرت علیؑ کی ولایت بلعم باعور کا قصہ۔ تہتر فرقوں میں ناجی کون ہے۔ خدا کے سوا کسی کو قیامت کی خبر نہیں۔ انسانی فطرت۔ مشرکین عرب کی حالت نماز جماعت کا حکم وغیرہ۔

[2] ع ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۲-۱۲-۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓصٓ ۚ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

المص۔ ۱؎ (اے رسولؐ) یہ کتاب خدا (قرآن) تم پر اس غرض سے نازل کی گئی ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۲

سے (لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ایمانداروں کے لئے نصیحت کا باعث ہو پس تمہارے دل میں اسکی

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ

وجہ سے کوئی تنگی نہ پیدا ہو۔ (لوگو) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اُسکی پیروی کرو اور

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۳ وَكَمْ مِّنْ

اُس کے سوا دوسرے (فرضی) سرپرستوں (معبودوں) کی پیروی نہ کرو تم لوگ تو بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے

قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْهُمْ

ہو۔ اور کیا (تمھیں خبر نہیں کہ) ایسی بہتیری بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا تو ہمارا عذاب (ایسے وقت)

قَاۗىِٕلُوْنَ ۴ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَآ

آپہنچا کہ وہ لوگ یا تو رات کو گہری نیند سو رہے تھے یا دن کو قیلولہ (لوٹ پوٹ) کر رہے تھے۔ تب جب ہمارا

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۵ فَلَنَسْـَٔــلَنَّ الَّذِيْنَ

عذاب انپر آپڑا تو انسے سوائے اس کے اور کچھ کہتے بن نہ پڑا ہم بیشک ظالم تھے۔ پھر ہم تو ضرور ان لوگوں سے جن کی طرف

اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔــلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۶

پیغمبر بھیجے گئے تھے (ہر چیز کا) سوال کریں گے اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَاۗىِٕبِيْنَ ۷ وَالْوَزْنُ

ہم ان سے حقیقت حال خوب سمجھ بوجھ کے (ذرا ذرا) دہرائیں گے اور ہم کچھ غائب تو تھے نہیں اور

يَوْمَىِٕذِ ۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ

اُس دن (اعمال کا) تولا جانا ۲؎ بالکل ٹھیک ہے۔ پھر تو جن کے (نیک اعمال کے)

۱؎ ایک حدیث میں ہے کہ اس کے معنی ان اللہ تعالیٰ الصادق کے ہیں یعنی میں سچا قادر خدا ہوں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ بنی اُمیہ میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ "المص" سے خدا کی کیا مراد ہے اور اس سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا تجھ پر وائے ہو تو ان مقطعات کو کیا جانے ایک معمولی بات یہ ہے کہ الف کا ایک لام کے تیس، میم کے چالیس، صاد کے نوے ایک سو اکسٹھ ہوئے یہ اشارہ اس طرف ہے کہ میرے بھائیوں (بنی امیہ) کی حکومت ۱۶۱ھ تک رہے گی۔ یہ پیشینگوئی ایسی ہی نکلی کہ ۱۶۱ھ میں مسودہ نامی شخص برسر حکومت ہوا اور ان کی سلطنت زائل ہوگئی ۱۲ ۲؎ اعمال کے تولے جانے کا بظاہر یہ مطلب ہے کہ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو ترازو میں تول کر بتا دیتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ عالم السر دن عدل و انصاف کے ساتھ حکم دے گا کہ اس میں ذرا سی بھی زیادتی نہ ہوگی اسی وجہ سے جب کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا اعمال تولے جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اعمال اجسام نہیں ہیں جو تولے جائیں اسکے علاوہ تولنے کی ضرورت تو اس کو ہوتی ہے جو اس کی گرانی و سبکی کو نہ جانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں اس نے پوچھا کہ پھر فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے اچھے اعمال غالب ہوں۔ ۱۲

میزان سے کیا مراد ہے

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

پلے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فائز المرام ہوں گے۔ اور جن کے (نیک اعمال کے) پلے ہلکے ہوں گے تو انہیں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝

لوگوں نے ہماری آیات سے نافرمانی کرنے کی وجہ سے یقیناً اپنا آپ نقصان کیا۔ اور (اے بنی آدم)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

ہم نے تو یقیناً تم کو زمین میں قدرت و اقتدار دیا۔ اور اس میں تمہارے لئے اسباب زندگی

مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ

مہیا کیے۔ (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو حالانکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم نے تم (تمہارے باپ آدمؑ)

ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۠

کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدمؑ کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝

تو سب کے سب جھک پڑے مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔ خدا نے

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا

(شیطان سے) فرمایا جب میں نے تجھے حکم دیا تو پھر تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا؟ کہنے لگا میں اس

خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ

سے افضل ہوں۔ (کیونکہ) تُو نے مجھے آگ (ایسے لطیف عنصر) سے پیدا کیا اور اسکو مٹی (ایسی کثیف عنصر)

طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ

سے پیدا کیا۔ خدا نے فرمایا (تجھ کو یہ غرور ہے) تو (بہشت سے) نیچے اُتر جا کیونکہ تیری یہ مجال نہیں کہ تُو یہاں

فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ

رہ کر غرور کرے تُو یہاں سے (باہر) نکل بیشک تو ذلیل لوگوں سے ہے۔ کہنے لگا تو (خیر) ہمیں اس دن

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝

تک کی (موت سے) مہلت دے جبکہ ساری خدائی کے لوگ (دوبارہ جلا کر) اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے

لہ شیطان نے ایک عنصر کو دوسرے عنصر پر قیاس کر کے میں غلطی کی اور غلطی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے صرف علت مادی کا خیال کیا، اور علتوں کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا۔ حالانکہ اس کو سب سے پہلے علت فاعلی کا لحاظ کرنا تھا کہ خدا نے فرمایا تھا خلقت بیدی میں نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے اسکے بعد اس کو علت غائی پر نظر ڈالنا تھا کہ خدا یہ فرما چکا تھا انی جاعل فی الارض خلیفۃ میں اپنا جانشین زمین پر بنانے والا ہوں جسکو خدا نے بنایا ہو اور اپنا جانشین قرار دیا ہو اس سے بہتر دوسرا کون ہو سکتا ہے غرض شیطان اگر ان باتوں کو دیکھتا اور غور کرتا تو ہرگز ایسی فاش غلطی میں نہ پڑتا۔ اور ہمیشہ کے لیے راندہ نہ ہو جاتا اس کے علاوہ خود مادہ کے بارے میں بھی اس نے غلطی کی کیونکہ چند اعتبارات سے آگ سے خاک بہتر ہے۔ ایک تو آگ خائن ہے اور خاک امین ہے کیونکہ جو چیز آگ میں رکھو جل جائے گی، اور خاک میں باقی رہے گی۔ دوسرا آگ سرکش ہے اور خاک متواضع تیسرے خاک نقوش کو قبول کرتی ہے اور آگ مٹا دیتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس خلاصہ شیطان سے ہر طرح غلطی ہوئی اور اس عالم میں سب سے پہلے جھگڑے الوالعزمیاں کی بنیاد قائم کر گیا۔ ۱۲

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ

فرمایا (اچھا منظور) تجھے ضرور مہلت دی گئی کہنے لگا چونکہ تُو نے میری راہ ماری تو میں بھی تیری سیدھی

الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ

راہ پر بنی آدمؑ کے (گمراہ کرنے کے لئے) تاک میں بیٹھوں تو سہی پھر ان کے آگے[۱] سے اور انکے

خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ

پیچھے[۲] سے اور انکے داہنے[۳] سے اور انکے بائیں[۴] سے (غرض ہر طرف سے) ان پر آپڑونگا (اور انکو بہکاؤنگا)

اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ

اور تو ان میں سے بہتیروں کو شکرگزار نہیں پائیگا۔ خدا نے فرمایا یہاں سے بُرے حال میں راندہ ہوکر (دُور)

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾

نکل جا اور اُن لوگوں میں سے جو تیرا کہا مانے گا تو میں یقیناً تم (اور ان) سب سے جہنم کو بھروں گا۔

وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

اور (آدمؑ سے کہا) اے آدمؑ! تم اور تمہاری بیوی (دونو) بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ

سے چاہو کھاؤ (پیئو) مگر (خبردار) اس درخت کے قریب جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان[۵] کرو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

گے۔ پھر شیطان نے اِن دونوں کو وسوسہ دلایا تاکہ (نافرمانی کی وجہ سے) ان کی ستر[۶] کی چیزیں

لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا

جو ان (کی نظر سے بہشتی لباس کی وجہ سے پوشیدہ تھیں کھول ڈالے کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے

رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ

تم دونوں کو اس درخت (کے پھل کھانے) سے صرف اس لیئے منع کیا ہے کہ (مبادا) تم دونوں

تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا

فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ) رہ جاؤ۔ اور ان دونو کے سامنے قسمیں کھائیں کہ میں یقیناً تمہارا

---

[۱] آخرت کی باتیں یعنی بہکاؤں گا کہ بہشت و دوزخ حساب و جزا وغیرہ کوئی چیز نہیں۔ [۲] یعنی دُنیاوی امور کو اُنکے سامنے آراستہ کرکے دکھاؤنگا۔ [۳] یعنی اُنکے اعمال نیک کی طرف سے بہکاؤں گا اور نماز فکر کراؤنگا کہ وُہ بیکار ہو جائیں۔ [۴] یعنی ان کے بُرے اعمالوں کو انکی نظروں میں اچھا کرکے دکھاؤں گا۔ [۵] اس کی تفصیل توجیہ پارہ ۱ میں گذر چکی ہے دیکھو صفحہ ۹۔ آیت ۳۵ [۶] اس قصہ کے اخلاقی نتیجے امور ذیل ہیں: آدمی کا ساری خدائی حتیٰ کہ جنوں اور فرشتوں سے بہتر ہونا۔ طبیعتی عصمت کا عقلی و ارادی عصمت سے کم ہونا۔ حسد و تکبر کی برائی۔ اپنی جماعت سے علیحدگی اور دوسرے کی بُرائی خواہی نہ شوی رسوا ہمرنگ جماعت شو۔ خلقی شقاوت نسب وغیرہ پر ناز فکر کی بُرائی۔ تعلی کے خواہشمند کا پست ہونا۔ بُرے آغاز کا بُرا انجام۔ قصور وار کے بھی واجبی حق کا ساقط نہ ہونا۔ مجرم کے ضد کرنے پر سزا کی زیادتی۔ بدی سے پیروکا بانی کی طرح انجام خراب ہونا۔ حقیقی دوست کا مشکل سے بہم پہنچنا۔ بیجا نچے کسی بات پر بھروسہ کرنے کی بُرائی۔ دشمن کی بات پر بھروسہ کرنے کی بُرائی۔ ناصح کے خلاف کرنے میں زک اٹھانا۔ دشمن کی جھوٹی قسموں پر اعتماد نہ کرنا۔ بداخلاقی پر توبہ و ندامت کا مفید ہونا۔ ندامت سے پھر اصلی رتبہ ہاتھ آنا۔ کبھی ذاتی عداوت کا موروثی عداوت ہو جانا۔ دشمن کی لگاوٹ پر نہ اترانا۔

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝٢١ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا

خیر خواہ ہوں غرض دھوکے سے[1] ان دونوں کو اس (کے کھانے) کی طرف مائل کیا غرض جونہی ان دونوں نے

الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا

اس درخت (کے پھل) کو چکھا کہ (بہشتی لباس گر گیا اور) ستر پیدا ہوئی اور) اپنا ننگی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا

بہشت کے پتے (توڑ جوڑ کر) اپنے اوپر ڈھانپنے لگے۔ تب اُنکے پروردگار نے ان کو آواز دی کہ کیوں

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس (جانے) سے منع نہیں کیا تھا اور (کیا) یہ نہ جتا دیا تھا کہ

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٢٢ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ

شیطان تمہارا یقینی کھلا ہوا دشمن ہے۔ یہ دونوں عرض کرنے لگے اے ہمارے پالنے والے ہم نے

لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٢٣

اپنا آپ نقصان کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ کریگا، تو ہم بالکل گھاٹے ہی گھاٹے میں

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ

رہیں گے۔ حکم ہوا تم (میاں، بیوی، شیطان) سب کے سب بہشت سے نیچے اُترو تم میں سے ایک کا

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝٢٤ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا

ایک دشمن ہے اور ایک (خاص) وقت تک تمہارا زمین میں ٹھہراؤ (ٹھکانا) اور زندگی کا سامان ہے۔ خدا نے

تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝٢٥ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا

(یہ بھی) فرمایا کہ تم زمین میں زندگی بسر کرو گے اسی میں مرو گے اور اسی میں سے (پھر دوبارہ) تم (زندہ کر کے) نکالے

عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ

جاؤ گے۔ اے آدمؑ کی اولاد ہم نے تمہارے لئے پوشاک نازل کی تو تمہارے ستر کو چھپاتی ہے اور زینت

ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝٢٦

کے کپڑے اور (اسکے علاوہ) پرہیزگاری کا لباس[2] (ہے) اور یہ سب لباسوں سے بہتر ہے یہ (لباس بھی)

[1] دھوکے کا سبب یہ ہوا کہ ان لوگوں نے کبھی کسی کو جھوٹی قسم کھاتے نہ دیکھا تھا نہ سنا۔ اسی وجہ سے باور کر لیا کہ اتنی بڑی قسم خدا کی کوئی جھوٹی چیز نکر کھائیگا

[2] اس سے کوئی خاص کپڑا مقصود نہیں معلوم ہوتا بلکہ باطنی صفت اور لفظ لباس استعارۃ ہے کیونکہ جس طرح ظاہری لباس کسی قدر جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے اسی طرح پرہیزگاری سے باطن کے عیوب اور بداخلاقیاں دور ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ لباس سے مراد وہ کپڑے ہیں جو تم پہنتے ہو اور ریش سے مال و متاع، اور لباس تقویٰ سے عفت کیونکہ صاحب عفت کا ستر ظاہر نہیں ہوتا اگرچہ برہنہ ہو اور بدکار کا ستر ظاہر ہو جاتا ہے اگرچہ وہ کپڑے بھی پہنے ہو۔ ۱۲-۱۲

ع ۱۵

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ

خدا کی قدرت کی نشانیوں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں۔ اے اولادِ آدمؑ (ہوشیار رہو) کہیں

مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ

تمہیں شیطان بہکانہ دے جس طرح اُسنے تمہارے باپ ماں (آدم و حوا) کو بہشت سے نکلوا چھوڑا اسی نے ان

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا

دونوں سے (بہشتی) پوشاک اُتروائی تاکہ اُن دونوں کو انکی شرمگاہیں دکھا دے۔ وُہ اور اسکا کنبہ ضرور تمہیں اسطرح دیکھتا

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا

رہتا ہے تم انہیں نہیں دیکھتے پاتے ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق قرار دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ لوگ جب کوئی

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ

بُرا[1] کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طریقہ پر اپنے باپ دادوں کو پایا اور خدا نے (بھی) یہی حکم دیا ہے۔

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

(اے رسولؐ) تم صاف کہہ دو کہ خدا ہرگز بُرے کام کا حکم نہیں دیتا کیا تم لوگ خدا پر (افترا کرکے) وہ باتیں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا

کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ (اے رسولؐ تم کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور (یہ بھی فرمایا

وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ

ہے) کہ ہر نماز کے وقت اپنے اپنے مُنہ (قبلہ کی طرف) سیدھے کرلیا کرو اور اس کے لیئے نری بھری عبادت کرکے

لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَ

اس سے دُعا مانگو جس طرح اُسنے تمہیں شروع (شروع) پیدا کیا تھا اسی طرح پھر (دوبارہ) زندہ کئے جاؤ گے اسی نے ایک

فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ

فریق کی ہدایت کی اور ایک گروہ (کے سر) پر گمراہی سوار ہوگئی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

سرپرست بنا لیا۔ اور باوجود اُس کے گمان کرتے ہیں کہ وُہ راہ راست پر ہیں اے اولادِ آدمؑ!

[1] اسلام کے قبل عرب کے لوگ اس خیال سے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کیے ہیں ان میں طواف مناسب نہیں۔ مرد ننگے ہو کر اور عورتیں چمڑے کی ایک لنگوٹی باندھ کر طواف کرتیں۔ چنانچہ بنی عامر قبیلہ کی ایک عورت کے مشہور شعر کا ترجمہ یہ ہے "آج کچھ یا کل پردہ فاش ہو جاتا ہے اور جو چھپا رہتا ہے اسے میں حلال نہیں جانتی" اور اس طواف کو صحیح نہیں سمجھتی۔ مقصود یہ ہے کہ تمام اعضا کھول کر طواف کرنا چاہیئے غرض جب اسلام آیا اور اس کی روک تھام ہوئی تو کہنے لگے کہ ہمارے باوا دادا یونہی کرتے آئے ہیں اور خدا نے یہی حکم دیا ہے اُس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا

ہر نماز کے وقت[1] بن سنور کے نکھر جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ ۳۱

(کیونکہ) خدا فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (اے رسولؐ ان

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ

سے) پوچھو تو کہ جو زینت (کے ساز و سامان) اور کھانے کی (صاف ستھری) چیزیں خدا نے اپنے

الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي

بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں۔ کس نے حرام کر دیں۔ تم خود کہدو کہ یہ سب پاکیزہ چیزیں قیامت

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ

کے دن ان لوگوں[2] کے لئے خاص ہیں جو دنیا کی (ذراسی) زندگی میں ایمان لائے تھے ہم یوں اپنی

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ۳۲ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ

آیتیں سمجھ دار لوگوں کے واسطے تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ تم (صاف) کہدو کہ ہمارے

رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ

پروردگار نے تو تمام بدکاریوں کو خواہ ظاہری ہوں یا باطنی اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ

حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی

يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

اور یہ بھی کہ بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان[3] باندھو اور ہر گروہ (کے ناپید ہونے) کا

تَعْلَمُوْنَ ۝ ۳۳ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

ایک خاص وقت ہے۔ پھر جب ان کا وقت آپہنچتا ہے تو نہ ایک گھڑی

اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ ۳۴

پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

فضول خرچی کی ممانعت

[1] امام حسنؑ جب نماز کے واسطے آمادہ ہوتے تو بہت نفیس کپڑے زیب تن فرماتے اور اگر کوئی پوچھتا تو فرماتے تھے کہ اللہ جمیل یحب الجمال۔ (خدا جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے) اس لیئے میں اپنے پروردگار کے واسطے زینت کرتا ہوں۔ اور اس آیت کی تلاوت فرماتے۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد۔

[2] شب معراج جب حضرت رسولؐ کو دنیا اور اہل دنیا سے علیحدگی کا حکم ہوا اور آپ نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آواز آئی کہ بہت کھاتے بہت سوتے بہت ہنستے ہیں۔ ۱۲

[3] اسی وجہ سے حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا دو خصلتوں سے بچو کیونکہ اس میں جو پڑا ہلاک ہوا۔ ایک تو اپنی رائے سے فتویٰ دینا۔ ایسی فرماں برداری کرنا جسے جانتا نہ ہو۔ ۱۲

قیامت کا دن نظر کے آگے پیچھے نہ ہوگی

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

اے اولاد آدمؑ جب تم میں کے (ہمارے) پیغمبر تمہارے پاس آئیں اور تم سے ہمارے احکام بیان

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کریں تو (انکی اطاعت کرنا کیونکہ) جو شخص پرہیزگاری اور نیک کام کرے گا تو ایسے لوگوں پر نہ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٣٥ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

تو (قیامت میں) کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان

اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

سے سرتابی کر بیٹھے وہی لوگ جہنمی ہیں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خٰلِدُوْنَ ۝٣٦ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھکر

اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

ظالم اور کون ہوگا۔ پھر تو وہ لوگ ہیں جنہیں اُن (کی تقدیر) کا لکھا حصہ

الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا

(رزق وغیرہ) ملتا رہے گا یہانتک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) انکے پاس آکر انکی قبض روح

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا

کرینگے تو اُنسے پوچھیں گے کہ جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں۔ تو وہ (کفار) جواب

عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝٣٧ قَالَ

دینگے کہ وہ سب کے سب تو ہمیں چھوڑ کر چنپت ہوئے اور اپنے خلاف آپ گواہی دینگے کہ وہ بیشک کافر تھے

ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ

(تب خدا اُنسے) فرمائے گا کہ جو لوگ جن و انس کے تم سے پہلے چل بسے ہیں اُنہی میں مل جُل کر تم بھی

الْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ

جہنم واصل ہو جاؤ۔ (اور اہل جہنم کا یہ حال ہوگا) کہ جب اس میں ایک گروہ داخل ہوگا تو اپنے ساتھی دوسرے

کفار کی اخیر حالت

حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ

گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ جب سب کے سب اس میں پہنچ جائیں گے تو انہیں کی پچھلی جماعت اپنے سے

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ

پہلی جماعت کے واسطے بددعا کریگی کہ پروردگار انہی لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو انپر جہنم کا دوگنا عذاب فرما اسپر خدا

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ

فرمائے گا کہ ہر ایک کے واسطے دوگنا ۱؎ عذاب ہے لیکن (تم پر تف ہے) تم جانتے نہیں ۔ اور اُن میں سے پہلی جماعت

اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

پچھلی جماعت کی طرف مخاطب ہو کر کہے گی کہ اب تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہ رہی پس (ہماری طرح) تم بھی اپنے کرتوت

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کی بدولت عذاب (کے مزے) چکھو۔ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اُن سے سرتابی کی

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

نہ اُنکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں ۲؎ گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونے پائیں گے یہاں تک

السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ

کہ اُونٹ سوئی کے ناکہ میں ۳؎ ہو کر نکل جائے (یعنی جس طرح یہ محال ہے اسی طرح انکا بہشت میں داخل ہونا

الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ

محال ہے) اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ۔ اُنکے لیئے جہنم (کی آگ) کا بچھونا ہوگا اور اُن کے

مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

اُوپر سے (آگ ہی کا) اوڑھنا بھی اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

کیا اور اچھے اچھے کام کئے اور ہم تو کسی شخص کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتے

وُسْعَهَآ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

ہی نہیں یہی لوگ جنتی ہیں کہ وہ ہمیشہ جنت ہی میں رہا (سہا) کریں گے ۔

جہنم میں گنہگاروں کا مناظرہ

۱؎ اگلے لوگوں پر دو گنا عذاب اس وجہ سے ہوگا کہ ان لوگوں نے ایک تو گناہ کیا، دوسرے نمونہ قائم کر کے دوسروں کو بہکا گئے۔ اور پچھلوں پر اس وجہ سے کہ ایک تو گناہ کیا، دوسرے ان لوگوں کے انجام اور سزاؤں سے متنبہ ہوئے نہ عبرت حاصل کی۔ ۱۲ ۲؎ یعنی جس طرح مومنین کے اعمال اور اُن کی دعاؤں کے واسطے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اسی طرح انکے واسطے نہیں کھلتے بلکہ کوٹا دیئے جاتے ہیں۔ ۱۲ ۳؎ مطلب یہ ہے کہ جس طرح محال ہے کہ نہ اُونٹ گھٹے اور نہ سوئی کا ناکہ بڑھے اور پھر اُونٹ ناکہ میں سما جائے اسی طرح کفار کا بہشت میں جانا بھی محال ہے۔ ۱۲

خدا کی تکلیف اُسکی طاقت سے باہر نہیں ہوتی

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ

اور ان لوگوں کے دل میں جو کچھ (بغض و کینہ) ہوگا وہ سب ہم نکال (باہر) کر دینگے اُنکے محلوں کے نیچے

الْأَنْهَارُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا ۖ وَمَا

نہریں جاری ہونگی۔ اور کہتے ہونگے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں اس (منزل مقصود) تک پہنچا

كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۚ لَقَدْ جَاءَتْ

دیا۔ اور اگر خدا ہمیں یہاں نہ پہنچاتا تو ہم کسی طرح یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔ بیشک ہمارے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

پروردگار کے پیغمبر دین حق لے کر آئے تھے اور ان لوگوں سے ہانک پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ یہ وہ

أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ وَنَادَىٰ

بہشت ہے جسکے تم اپنی کارگزاریوں کی جزا میں وارث و مالک بنائے گئے ہو۔ اور جنتی لوگ جہنم

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا

والوں سے پکار کر کہیں گے ہمنے تو بیشک جو ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ کیا تھا ٹھیک پالیا۔ تو

مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

کیا تم نے بھی جو تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا ٹھیک پایا یا نہیں (اہل جہنم کہیں گے کہ ہاں

حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ

(پایا) تب ایک منادی لہ ان کے درمیان ندا کرے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿٤٤﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن

جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے۔ اور اس میں (خواہ مخواہ) کجی پیدا کرنا چاہتے تھے

سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ

اور وہ روز آخرت سے انکار کرتے تھے۔ اور بہشت و دوزخ کے درمیان

كَافِرُونَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ

ایک حد فاصل ہے۔ اور کچھ لوگ اعراف لہ پر ہوں گے

لہ ابن مردویہ نے جو اہل سنت کے ایک زبردست عالم ہیں روایت کی ہے کہ اس آیت میں مؤذن سے مراد علی بن ابی طالب ہیں دیکھو کشف الغمہ ۱۲ لہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے اور اس میں وہ لوگ رہیں گے جن کے اچھے برے اعمال کا پلہ برابر ہے۔ اُن کے واسطے نہ کوئی ایسا چین ہے نہ ایسی تکلیف اور اسکے درمیان ایک بلند مقام ہے جس کو بعض روایت میں پہاڑ، اور بعض میں ٹیلا اور بعض میں دیوار سے تعبیر کی گئی ہے اور اس بلند مقام پر خدا کے کچھ خاص بندے اس غرض سے جا کھڑے ہونگے کہ اگر اب بھی کچھ لوگ جہنم یا اعراف کے قابل سفارش ہوں تو اُن کی شفاعت کی جائے اور ان میں خدا نے یہ قدرت دی ہے کہ جنتی جہنمی میں ہر شخص کو پیشانی دیکھ کر پہچان لیں گے اور جس کو چاہیں گے اعراف یا جہنم سے نکال کے بہشت میں لے آئیں گے۔ انہی کے بارے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وعلی الاعراف رجال چنانچہ علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں ابن عباس رض سے روایت ہے کہ اعراف پر عباس حمزہ اور علی بن ابی طالب کھڑے ہونگے اور اپنے دوستوں کو ان کے چہروں کی نورانیت اور اپنے دشمنوں کو انکے چہرے کی سیاہی سے پہچان لیں گے۔ دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی قلمی و تفسیر ثعلبی ۱۲

اہل بہشت کی شکر گزاری

اعراف کا ذکر

يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

جو ہر شخص کو (بہشتی ہو یا جہنمی) ان کی پیشانی سے پہچان لیں گے۔ اور وہ جنت والوں کو آواز دیں گے

أَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾ وَ

کہ تم پر سلام ہو۔ یہ (اعراف والے) لوگ ابھی داخل جنت نہیں ہوئے ہیں مگر وہ تمنا ضرور رکھتے ہیں۔ اور

إِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ أَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوا

جب انکی نگاہیں پلٹ کر جہنمی لوگوں کی طرف جا پڑیں گی (تو انکی خراب حالت دیکھ کر) خدا سے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰٓى

عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنانا۔ اور اعراف والے کچھ

أَصْحٰبُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمٰهُمْ قَالُوا

(جہنمی) لوگوں کو جنہیں انکا چہرہ دیکھ کر پہچان لیں گے آواز دیں گے اور کہیں گے اب نہ تو تمہارا جتھا

مَآ أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٨﴾

ہی تمہارے کام آیا اور نہ ہی تمہاری شیخی بازی ہی (سودمند ہوئی) جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

أَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۖ

کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ انپر خدا (اپنی) رحمت نہ کرے گا۔

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾

(دیکھو آج وہی لوگ ہیں جن سے کہا گیا کہ بے تکلف) بہشت میں چلے جاؤ نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم

وَنَادٰٓى أَصْحٰبُ النَّارِ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا

کسی طرح آزردہ خاطر ہوگے اور دوزخ والے اہل بہشت کو (بہ لجاجت) آواز دیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا

عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۚ قَالُوٓا إِنَّ

پانی ہی انڈیل دو یا جو نعمتیں) خدا نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کچھ (دے ڈالو تو اہل بہشت جواب میں)

اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ

کہیں گے کہ خدا نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر قطعی حرام کر دیا ہے جن لوگوں

جہنمی لوگوں کی تمنا

اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
نے اپنے دین کو کھیل[۱] تماشا بنا لیا تھا اور دُنیا کی (چند روزہ) زندگی نے انکو فریب دیا تھا تو ہم بھی آج
الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ
(قیامت میں) انہیں (قصداً) بھول جائیں گے جس طرح یہ لوگ (ہماری) آج کی حضوری کو بھولے بیٹھے تھے اور
هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ حالانکہ ہمنے انکے پاس (رسولؐ کی معرفت) کتاب بھی بھیجدی جسے ہر طرح
بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
سمجھ بوجھ کے تفصیل وار بیان کر دیا ہے اور (وُہ) ایماندار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ
کیا یہ لوگ بس صرف انجام (قیامت ہی) کے منتظر ہیں (حالانکہ) جس دن اسکے انجام
تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ
کا (وقت) آجائے گا تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے بیٹھے تھے (بیساختہ) بول اٹھیں گے
جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ
کہ بیشک ہمارے پروردگار کے سب رسول حق لیکر آئے تھے تو کیا (اسوقت) ہماری بھی سفارش کرنے والے
فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ
ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہم پھر (دُنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تو جو جو کام ہم کرتے تھے اُسکو چھوڑ کر دوسرے
قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع
کام کریں۔ بیشک ان لوگوں نے اپنا سخت گھاٹا کیا اور جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وُہ سب غائب
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
(غلاً) ہو گئیں۔ بیشک تمہارا پروردگار وُہ خدا ہی ہے جس نے (صرف) چھ دنوں میں آسمان اور زمین
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۘ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ
کو پیدا کر دیا پھر عرش[۲] (کے بنانے) پر آمادہ ہوا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے (تو گویا)

[۱] جس طرح مشرکین عرب عید کے دن خانہ کعبہ کے گرد جمع ہو کر تالیاں بجاتے اور دن بھر کھیل کُود میں بسر کرتے اور اسی کو عبادت سمجھتے۔ ۱۲

[۲] عرش ہی کو قدیم فلاسفہ آسمان نہم اور فلک الافلاک کہتے ہیں جو کل آسمانوں کو بھی گھیرے ہوئے ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

آسمان و زمین کی خلقت

يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ

رات دن کو پیچھے پیچھے تیزی سے ڈھونڈتی پھرتی ہے۔ اور اُسی نے آفتاب اور مہتاب

بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴

اور ستاروں کو پیدا کیا۔ یہ سب کے سب اسی کے حکم کے تابعدار ہیں۔ دیکھو حکومت اور پیدا کرنا بس خاص اسی کے لئے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵

ہے وُہ خدا جو سارے جہان کا پروردگار ہے بڑا برکت والا ہے۔ (لوگو) اپنے پروردگار سے گڑگڑا کے اور چُپکے

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ

چپکے دعا مانگا کرو۔ وُہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرتے

خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

پھرو اور (عذاب کے) خوف سے اور (رحمت کی) آس لگا کے خدا سے دُعائیں مانگو (کیونکہ) نیکی کرنیوالوں سے خدا

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

کی رحمت یقیناً قریب ہے اور وہی تو وُہ (خدا) ہے جو اپنی رحمت (ابر) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں

حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ

کو بھیجتا ہے یہانتک کہ جب ہوائیں (پانی سے بھرے) بوجھل بادلونکو لے اُڑیں تو ہمنے ان کو کسی شہر

فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ

کی طرف (جو پانی کی نایابی سے گویا) مر چکا تھا ہنکا دیا پھر ہمنے اس سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے ہر طرح

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷ وَالْبَلَدُ

کے پھل (زمین سے) نکالے ہم یونہی (قیامت کے دن) مُردوں کو نکالیں گے تاکہ تم لوگ نصیحت و عبرت

الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ

حاصل کرو۔ اور عمدہ زمین اُسکے پروردگار کے حکم سے اس کا سبزہ (اچھا ہی) ہے اور جو زمین بُری ہے اُس کی

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

پیداوار بھی خراب ہی ہوتی ہے۔ ہم یوں اپنی آیتوں کو اُلٹ پھیر کر شکر گزار لوگوں کے واسطے بیان

دُعا کا مسئلہ

لہ مقصود یہ ہے کہ دُعا ضرور کرو مگر فقط زبان سے نہیں دل سے گڑگڑا کے اور بلند آواز سے نہیں چُپکے سے تاکہ ریا سے بچے رہو۔ اور ایسی دُعا بھی نہ کرو جو تمہاری شان سے بالاتر ہو جیسے انبیاء کا مرتبہ یا آسمان پر جانے کی تمنا کرنا اور اصل مطلب یہ ہے کہ بندہ ہمہ وقت خدا کے فضل و کرم کا محتاج ہے اور اگر اپنی حاجت خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضائقہ رکھتا ہے تو گویا اس سے ایک طرح کی بے پروائی اور استغنا پایا جاتا ہے تو تسلیم و رضا سے قطع نظر کر کے شانِ عبودیت کے منافی ہے۔ ۱۲-۱۳

يَشْكُرُونَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ

کرتے ہیں۔ بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو انہوں نے (لوگوں

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ

سے) کہا کہ اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اور میں تمہاری نسبت

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ

(قیامت کے دن سے) بڑے (خوفناک) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (تو) انکی قوم کے چند سرداروں نے کہا کہ ہم تو

إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي

یقیناً دیکھتے ہیں کہ تم کھلم کھلا گمراہی میں (پڑے) ہو (تب نوحؑ نے) کہا کہ اے میری قوم مجھ میں گمراہی (وغیرہ)

ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ

تو کچھ نہیں بلکہ میں تو پروردگارِ عالم کی طرف سے رسول ہوں تم تک اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا (اور)

رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾

ہوں۔ اور تمہارے لئے تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم

أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ

نہیں جانتے۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہی میں کے ایک مرد آدمی کے ذریعہ سے

مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٦٣﴾

تمہارے پروردگار کا ذکر (حکم) آیا تاکہ وہ تمہیں (عذاب سے) ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَ

اس پر بھی لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تب ہم نے ان کو اور جو لوگ انکے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور

أَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا

باقی جتنے لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا سب کو ڈبو مارا۔ یہ سچے سب یقیناً اندھے لوگ تھے۔ اور ہم نے

عَمِينَ ﴿٦٤﴾ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ

قوم عادؑ کی طرف انکے بھائی ہودؑ کو (رسول بنا کر) بھیجا تو انہوں نے (بھی لوگوں سے) کہا اے میری قوم

ع ۵ ۷ ۱۲

ع ۶ ۸ ۱۵

۱؎ حضرت نوحؑ کا نام عبدالغفار یا عبدالملک کا عبدالاعلیٰ تھا۔ اور چونکہ پانچسو برس تک خدا کے خوف سے رویا کئے اس وجہ سے نوحؑ کو نوحہ کرنے والا کہتے ہیں آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے ایک سو چھبیس برس بعد پیدا ہوئے اور آپ سے قبل دس پیغمبر اور صابی گذرے ہیں اور آپ کو آدم ثانی اور شیخ الانبیاء بھی کہتے ہیں آپ نے دو ہزار برس زندگی کی آٹھ سو پچاس برس قبل نبوت اور نو سو پچاس برس بعد نبوت تعلیم و ہدایت و ارشاد میں گذارے دو سو برس کشتی کی تیاری اور طوفان پانچ سو برس طوفان کے بعد شہروں کے آباد کرنے لوگوں کے بسانے میں ختم ہوئے اس طولانی عمر پر بھی آپنے مکان نہ بنایا۔ ایک جھونپڑی میں بسر کر دی وہ بھی اتنی چھوٹی تھی کہ آدھا پاؤں باہر رہتا تھا اپنی قوم کے ہاتھ سے باوجود یکہ ساڑھے نو سو برس فہمائش کی ایسے مصائب اٹھائے کہ الحفیظ والامان جب آپ لوگوں کو سمجھاتے وہ آپ کو اس قدر مارتے تھے کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے بعض اوقات اتنے پتھر مارتے تھے کہ آپ پتھروں کے نیچے دب جاتے تھے رات کو حضرت جبرئیلؑ انکو نکالتے تھے اور اپنے پروں کے ہوا سے زخموں پر ملتے تھے کہ سب زخم اچھے ہو جاتے۔ صبح کو آپ پھر لوگوں کی فہمائش شروع کر دیتے۔ جب نو سو برس کے بعد عاجز ہو کر بددعا کی تو عورتیں بانجھ ہو گئیں، چوپائے ہلاک ہو گئے، باغ جل گئے، ۴۰ برس تک پانی نہ برسا اور آپ کہتے رہے کہ ایمان لاؤ تو سب بلائیں دفع ہو جائیں گی مگر ایمان نہ لانا تھا نہ لائے آپ فرماتے تھے کہ دنیا ایک ایسی جگہ ہے جیسے دھوپ سے سایہ میں آ جانا یا جیسے ایک دروازہ سے آنا اور دوسرے دروازہ سے نکل جانا ۱۲ اس قصہ سے خدا کے خاص بندوں کے جھٹلانے کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے جو سے بچنے کی نتیجے میں لوگوں کو خدا کی عبادت کی طرف متوجہ کرنا، دولت کی شان ہے تکبر ہے خدا کے خاص بندوں

۱۲ انکار کا باعث صرف وہم و قیاس ہوتا ہے عقلی دلیل و ثبوت والے کی ضرورت تھوتے کی لگی ہے

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم (خدا سے) ڈرتے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

نہیں ہو۔ (تو) ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے کہنے لگے ہم تو بیشک تمکو حماقت میں

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ

(مُبتلا) دیکھتے ہیں اور ہم یقینی تمکو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہودؑ نے[1] کہا اے میری قوم مجھ

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

میں تو حماقت کی کوئی بات نہیں بلکہ میں تو پروردگارِ عالم کا رسول ہوں میں تمہارے پاس تمہارے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾

پروردگار کے پیغامات پہنچائے دیتا ہوں۔ اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں کیا تمہیں اس پر تعجب ہے کہ

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

تمہارے پروردگار کا حکم تمہارے پاس تمہی میں کے ایک مرد (آدمی) کے ذریعہ سے آیا کہ تمہیں

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ

(عذاب سے) ڈرائے۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قومِ نوحؑ کے بعد خلیفہ (وجانشین)

بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا

بنایا اور تمہاری خلقت میں بھی بہت زیادتی کر دی۔ تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ

اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

تم دلی مرادیں پاؤ۔ تو وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

ہو کہ صرف خدا کی تو عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے چھوڑ بیٹھیں

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾

پس اگر تم سچے ہو تو جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو ہمارے پاس لاؤ۔ ہودؑ نے جواب دیا کہ

[1] حضرت ہودؑ سام کی اولاد سے حضرت نوحؑ کی آٹھویں پشت میں ہیں آپکا شجرہ یوں ہی ہے ہودؑ بن عبداللہ بن ریاح بن خلوث بن عاد بن عوص بن سام بن نوحؑ آپ کی نبوت کی پیشین گوئی حضرت نوحؑ کر گئے تھے آپ قوم عاد کی ہدایت کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے قوم عاد کی اس وقت خوب بنی ہوئی تھی زمانہ موافق تھا اس وقت ساری دُنیا میں ان کے برابر کوئی قوم نہ تھی اور یہ لوگ بہت بلند قد جسیم اور طویل العمر ہوتے تھے اور ایک بُت کی پوجا میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت ہودؑ نے ہر چند فہمائش کی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سُنی اور جب اُن کی شرارت حد سے زیادہ گذری تو پہلے پانی بند ہوا اور تین برس تک قطرہ نہ برسا۔ جب اس پر بھی ان لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے ایک سیاہ بادل کو بھیجا کہ وہ ان پر چھا گیا اور یہ لوگ یہ سمجھ کر کہ اب اس میں سے پانی برسے گا سب کے سب اسکے نیچے جمع ہو گئے پھر کیا تھا خدا کا غضب آیا ایک سخت آندھی چلی جس میں چنگاریاں بھری ہوئی تھیں اور آٹھ روز تک برابر چلتی رہی اور وہ بھی اس شدت سے کہ بوجھ سے لدے ہوئے اُونٹ کو اُوپر لے جاتی اور اُٹھا کے زمین پر دے مارتی حتیٰ کہ ایک بڑھیا ایک سُرنگ میں گھس گئی تھی اس کو بھی وہاں سے نکال پھینکا۔ غرضیکہ چہار شنبہ کی صبح سے شروع ہوئی تھی۔ اور دوسرے چہار شنبہ کی شام تک رہی اور ساری قوم کو ہلاک کر چھوڑا اور ایک متنفس باقی نہ رہا اور حضرت ہود اپنے چند ساتھیوں کو لے کر پہلے ہی چلے گئے تھے اس قصہ کے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں۔ جو پہلے قصہ میں مذکور ہوئے۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ

(بس سمجھ لو) کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہو چکا۔ کیا تم مجھ سے چند بتوں کے

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

فرضی) ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے (خواہ مخواہ) گھڑ لئے ہیں

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ

حالانکہ خدا نے انکے لیئے کوئی سند نہیں نازل فرمائی۔ پس تم (عذاب خدا کا) انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

ساتھ منتظر ہوں۔ آخر ہم نے ان کو اور جو لوگ انکے ساتھ تھے ان کو اپنی رحمت سے نجات دی

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے انکی جڑ کاٹ دی اور وہ لوگ ایمان لانے والے

بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

تھے بھی نہیں۔ (اور ہم نے قوم) ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو[1] (رسول بنا کر بھیجا) تو

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

انہوں نے (ان لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح و روشن دلیل آ ہی چکی یہ خدائی (بھیجی ہوئی)

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ

اونٹنی تمہارے واسطے ایک معجزہ ہے تو تم لوگ اسکو چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں، جہاں چاہے چرتی

اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تم دردناک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

(وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد (زمین میں) خلیفہ (و جانشین) بنایا اور

[1] حضرت صالح حضرت ہودؑ کے بعد آئے تھے اور آپ حضرت نوحؑ کی نویں پشت میں ہیں۔ صالح بن عبید بن آصف بن ناسخ بن عبید اوزبن ثمود بن عامر بن سام بن نوحؑ۔ اور چونکہ آپ اور آپ کی قوم ثمود کی اولاد سے تھی۔ اس وجہ سے ان کو قوم ثمود کہتے ہیں۔ یہ لوگ بھی قوم عاد کی طرح بہت مالدار تھے۔ اور جب حضرت صالح انکی ہدایت کے واسطے نبی بن کر آئے تھے تو سولہ برس کے تھے۔ آخر سمجھاتے سمجھاتے ایک سو بیس برس کے ہو گئے اور ان لوگوں نے نہ مانا۔ اور یہ لوگ پہاڑ کے ایک ٹکڑے کی پرستش کرتے اور ہر سال اس پر قربانی چڑھاتے تھے جب آپ نے اسکو منع کیا تو وہ لوگ کہنے لگے اگر اسی پتھر سے ایک اونٹنی معہ بچے کے نکالدو تو ہم پر ایمان لائیں گے آپ نے دعا کی اور جو ان کی تمنا تھی بر آئی اور یہ لوگ پھر ایمان نہ لائے اس وقت خدا کا حکم ہوا کہ اس شہر کا کل پانی ایک روز اونٹنی پیا کرے اور ایک روز تم اپنے مصرف میں لاؤ۔ غرض یہی قاعدہ مقرر ہوا اور جس روز وہ اونٹنی پانی پیتی تھی اس روز اتنا دودھ دیتی تھی کہ سب کے سب سیراب ہو جاتے تھے اسپر بھی ان لوگوں کو صبر نہ آیا اور مشورہ کر کے ایک شقی کو جس کا نام قدار تھا کچھ مال کی طمع دیکر اسکے پاؤں کٹوا دیئے اور پھر سب نے ملکر اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور چھوٹے بڑے سب نے ایک ہوکے اسکا گوشت کھایا اور اسکے بچے نے پہاڑ پر جا کر تین مرتبہ اپنا سر بلند کر کے فریاد کی اور پہاڑ میں چلا گیا۔ حضرت صالحؑ نے پھر انکو فہمائش کی اور کہا کہ اگر تین روز کے اندر تم توبہ کرو تو تمہاری خطا معاف ہو جائے مگر ان لوگوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا۔ آخر چوتھے دن رات کے وقت ایک شدید چیخ چنگھاڑ کی آواز پیدا ہوئی کہ سب کے کان پھٹ گئے اور زمین کو زلزلہ ہو گیا اور انکے دل و جگر پاش پاش ہو کے مر گئے اس کے بعد آسمان سے آگ نازل ہوئی اور سب جل کے خاک ہو گئے اس قصہ کے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں جو حضرت نوحؑ کے قصہ میں بیان ہوئے

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ

تمہیں زمین میں اس طرح بسایا کہ تم ہموار و نرم زمین میں (بڑے بڑے) محل اٹھاتے ہو اور

مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ

پہاڑوں کو تراش (تراش) کے گھر بناتے ہو تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اور

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۷۴

روئے زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔ تو اُس کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ

بیچارے غریبوں سے اُن میں سے جو ایمان لائے تھے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ صالح (حقیقۃً)

اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا

اپنے پروردگار کے بھیجے رسول ہیں ان بے چاروں نے جواب دیا کہ جن

مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ

باتوں کا وُہ پیغام لائے ہیں ہمارا تو اس پر

مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا

ایمان ہے۔ تب جن لوگوں کو (اپنی دولت دُنیا پر) گھمنڈ تھا کہنے لگے ہم تو

بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۷۶ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

جس پر تم ایمان لائے ہو اُسے نہیں مانتے۔ غرض اِن لوگوں نے اونٹنی کی

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا

کونچیں اور پیر کاٹ ڈالے اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی اور (بیباکی سے) کہنے

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷۷ فَاَخَذَتْهُمُ

لگے اگر تم سچے رسول ہو تو جس عذاب سے ہمکو ڈراتے تھے اب لاؤ۔ تب انہیں زلزلے نے

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۷۸

لے ڈالا اور وُہ لوگ زانو پر سر کیئے (جس طرح تھے) بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ اس

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ

کے بعد صالحؑ انسے ٹل گئے اور (اُنسے مخاطب ہو کر) کہا اے میری قوم (آہ) میں نے تو اپنے پروردگار کے

رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝۷۹

پیغام تم تک پہنچا دیئے تھے اور تمہاری خیر خواہی کی تھی (اور اونچ نیچ سمجھا دیا تھا) مگر (افسوس تم (خیر خواہ)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا

سمجھانے والے کو اپنا دوست ہی نہیں سمجھتے۔ اور لوطؑ کو (ہم نے رسول بنا کر بھیجا تو) جب انہوں نے اپنی قوم

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۰ اِنَّكُمْ

سے کہا کہ (افسوس) تم ایسی بدکاری (اغلام) کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی میں کسی نے ایسی بدکاری نہ

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ

نہیں کی تھی۔ (ہاں) تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت پرستی کے واسطے مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو (حالانکہ اسی

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝۸۱ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

ضرورت نہیں) مگر تم لوگ کچھ ہو ہی بیہودہ صرف کرنے والے (کہ نطفہ کو ضائع کرتے ہو۔ (اس پر)

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ

اُس کی قوم کا اُسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہ تھا کہ وُہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال

اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝۸۲ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا

باہر کرو کیونکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو پاک صاف بننا چاہتے ہیں۔ تب ہم نے انکو اور انکے گھر والوں کو تو نجات دی

امْرَاَتَهٗ ۡ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۸۳ وَاَمْطَرْنَا

مگر (صرف ایک) انکی بیوی کہ وہ اپنی بداعمالی سے پیچھے رہ جانیوالوں میں تھی۔ اور ہم نے ان لوگوں پر

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

(پتھر کا) مینہ برسایا۔ پس ذرا غور تو کرو کہ گناہگاروں کا انجام آخر کیا ہوا۔ اور (ہم نے)

الْمُجْرِمِيْنَ ۝۸۴ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ

مدین (والوں کے) پاس انکے بھائی شعیبؑ کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انہوں نے (ان

لہ قوم کے ہلاک ہونے کے بعد حضرت صالحؑ کا اُن سے خطاب کرنا طبیعت بشری کا تقاضا تھا کہ انکو زندہ فرض کر کے الزام دیا کہ اگر تم میری بات مان لیتے تو کاہے کو اس کی نوبت آتی ایسا ہی واقعہ ایک دفعہ حضرت رسول کو بھی پیش آیا تھا، جنگ بدر کے مقتول مشرکین کیطرف آپؐ نے خطاب کر کے فرمایا تھا ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا جو تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا سو تم نے اسکو ٹھیک پایا؟ الغرض حضرت صالحؑ اس واقعہ کے بعد مکہ میں آئے اور عبادت خدا میں مشغول ہوئے اور وہیں وفات پائی تفسیر ثعلبی میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ جناب امیرؓ سے فرمایا کہ اے علی تم جانتے ہو کہ اگلوں میں بدترین خلائق کون تھا؟ آپؓ نے عرض کی خدا اور رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا جس شخص نے صالحؑ کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے اور پچھلوں میں بدترین خلائق وہ شخص ہے جو تم کو قتل کریگا۔ ایک روایت میں ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ جس عورت کے بہکانے سے قدار نے اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اس کا نام بھی قطامہ تھا اور ابن ملجم جس نے آپؓ کو قتل کیا اُسکے بہکانے والی کا نام بھی قطامہ تھا دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲ منہ

حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے خالہ زاد بھائی تھے، اور انہی کی حقیقی بہن حضرت سارہ زوجہ اولیٰ حضرت ابراہیمؑ کی تھیں حضرت لوطؑ اہل مؤتفکات کی ہدایت کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور ان سے پانچ شہر آباد تھے جن میں سب سے بڑا سدوم تھا یہ لوگ مصر و شام کے درمیان شاہراہ پر آباد تھے اور حد درجہ کے بخیل تھے اور مسافروں کی آمد و رفت سے بہت گھبراتے تھے آخر شیطان نے ان کے کان میں یہ پھونکا کہ جو مسافر تمہارے پاس آئے اسکے اغلام کرو تو ان کی آمد و رفت بند ہو جائیگی غرض یہ لوگ فعل بد کے مرتکب ہوئے اور رفتہ رفتہ اسکے ایسے خوگر ہوئے کہ عورتوں کو بھی چھوڑ بیٹھے اور جو مہمان آتا اسے زبردستی کرتے اس وقت ان کی فہمائش کے واسطے خدا نے حضرت لوطؑ کو بھیجا آپ نے تیس برس تک انکی ہدایت کی اور سمجھانے کا کوئی دقیقہ

(باقی حاشیہ ۲۵۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ

لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی دوسرا تمہارا معبود نہیں اور

جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح و روشن معجزہ (بھی) لا چکا تو ناپ[۱] اور تول پوری

الْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا

کیا کرو اور لوگوں کو انکی (خریدی ہوئی) چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی

تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

اصلاح و درستی کے بعد فساد نہ کرتے پھرو۔ اگر تم سچے ایماندار ہو تو یہی

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۝۸۵ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور تم لوگ جو راستوں پر (بیٹھ کر) جو خدا

تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

پر ایمان لایا ہے اس کو ڈراتے ہو اور خدا کی راہ سے روکتے ہو اور اس کی راہ میں (خواہ

مخواہ) کجی ڈھونڈ نکالتے ہو اب بیٹھا کرو۔ اور اس کو تو یاد کرو کہ جب تم (شمار میں) کم تھے تو خدا

ہی نے تمکو بڑھایا اور ذرا غور تو کرو کہ (آخر) فساد پھیلانے والوں کا انجام کار کیا ہوا۔ اور

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِىْٓ اُرْسِلْتُ

جن باتوں کا میں پیغام لیکر آیا ہوں اگر تم میں سے ایک گروہ نے انکو مان لیا اور ایک

بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى

گروہ نے نہیں مانا تو (کچھ پرواہ نہیں) تم صبر سے بیٹھے (دیکھتے) رہو یہاں تک کہ خدا (خود)

يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۷

ہمارے درمیان فیصلہ کردے وہ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

(بقیہ ص ۲۵۵) اٹھا نہ رکھا مگر ان لوگوں نے نہ مانا۔ آخر خدا کے غضب میں پڑے کہ حضرت جبرئیل ان کے شہروں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان تک لے گئے اور وہاں سے الٹ کے زمین پر پھینک دیا کہ سب کے سب ہلاک ہو گئے اور جو لوگ اس شہر سے باہر تھے ان پر پتھر کا مینہ برسا اور وہ یوں ہلاک ہوئے" ۱۲ اس کی بدکاری کے واسطے بس یہی بات کافی ہے کہ جو لوگ اُسکے مرتکب ہوں انکی سزا شریعت نے یہ قرار دی ہے کہ فاعل و مفعول دونوں کو قتل کرنا چاہیئے یا ان پر دیوار گرا دی جائے کہ دب کر مر جائیں یا بلندی سے گرا دیئے جائیں اور جب وہ مر جاتے ہیں تو اُن کی لاش قبر میں نہیں رہتی بلکہ قوم لوط کے ساتھ پہنچا دی جاتی ہے اور اس کا حشر انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] حضرت شعیبؑ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں ہیں شعیبؑ بن میکیل بن مشجر بن مدین بن ابراہیمؑ ان کی قوم مدین ہی کے خاندان سے تھی اور اس کی بستی کا نام بھی مدین تھا اور اس میں کل چالیس گھر تھے اور ایکہ کے لوگوں کی ہدایت بھی آپ ہی کے متعلق تھی۔ مدین والوں میں منجملہ اور بُری باتوں کے دو باتیں بہت بُری تھیں جس میں قریب قریب ہر شخص مبتلا تھا ایک رہزنی دوسرے ناپ تول میں زیادہ لینا کم دینا۔ غرض اُن کی ہدایت کے واسطے آپ مبعوث ہوئے اور آپ نے ہر چند فہمائش کی مگر لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے پہلے ان میں سخت سے سخت گرمی پیدا کر دی کہ وہ لوگ سرد ابو نہیں بھی چین سے نہ رہ سکتے تھے اس کے بعد ایک خنک و سرد ابر آیا جسکے نیچے وہ سب کے سب جمع ہو گئے اور اس نے سارے شہر کو گھیر لیا پھر ایک چیخ کی آواز آئی، زمین کو زلزلہ ہوا، آگ برسنے لگی سب ہلاک ہو گئے آپ کے معجزات میں سے یہ تھا کہ آپ جب پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے تو پہاڑ کی چوٹی زمین سے آ لگتی اور آپ چڑھ جاتے بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا عصا آپ ہی کا عطیہ تھا اور حضرت موسیٰ کے قبل آپ کے پاس اس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے۔ واللہ اعلم ۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲ ۱۲ - ۱۲ ۱۲ - ۱۲